ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

عصر حاضر میں معاشی ترقی کے نئے احوال و تخصصات: اسلامی تناظر میں تنقید و تجزیہ

In the Present Era: Modern Standards and Specializations of Economic Development - Critique and Analysis in Islamic Perspective

☆**ڈاکٹر صدف سلطان:** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، LCWU لاہور۔

Abstract

In the dynamic landscape of the contemporary era, marked by rapid globalization and technological advancements, the pursuit of economic development stands as a paramount goal for nations worldwide. This pursuit is characterized by the emergence of modern standards and specialized areas of focus, which shape the trajectory of economic progress. Within this framework, this paper endeavors to delve into the intricacies of these modern benchmarks and specialized domains, examining their implications within the context of Islamic principles and values.Through a critical lens grounded in Islamic perspective, this study seeks to analyze the prevailing standards of economic development, evaluating their compatibility with Islamic teachings and principles. It aims to elucidate the extent to which these standards resonate with the ethical framework and socioeconomic objectives outlined in Islamic jurisprudence. Furthermore, the paper explores specialized fields within the realm of economic development, scrutinizing their methodologies, approaches, and potential contributions to societal progress from an Islamic standpoint.Central to this analysis is the interrogation of contemporary economic paradigms and practices, juxtaposed against the principles of justice, equity, and social welfare inherent in Islamic economics. Through this comparative examination, the paper aims to discern areas of alignment, divergence, and potential synergy between modern economic standards and Islamic ethos.By engaging in this critical discourse, the study endeavors to contribute to a nuanced understanding of economic development in the modern era, offering insights into how Islamic principles can inform and enrich contemporary economic theory and practice.

Key Words: Economic Development, Modern Standards, Specialized Fields, Islamic Perspective, Critique, Analysis, Globalization, Technological Advancements, Ethical Framework, Socioeconomic Objectives, Justice, Equity, Social Welfare, Comparative Examination.

معاشی ترقی کا اسلامی تصور معاشی ترقی کے روایتی نقطہ نظر سے الگ ہے، کیونکہ یہ اقتصادی خوشحالی کے لیے ایک جامع اور اخلاقی نقطہ نظر پر زور دیتا ہے جو اسلام کی اقدار اور اصولوں کے مطابق ہو۔ اگرچہ معاشی ترقی اور بڑھوتری اسلام میں اہم اہداف ہیں، لیکن انہیں سماجی انصاف، عدل اور ماحول کے تحفظ کی قیمت پر حاصل نہیں کیا جاتا ہے۔

معاشی ترقی کے اسلامی معیار کا جائزہ

اسلام میں، معاشی ترقی کو وسیع تر سماجی اہداف حاصل کرنے کے ایک ذریعہ کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جیسے غربت کا خاتمہ، معاشرے کے تمام افراد کو بنیادی ضروریات کی فراہمی، اور سماجی ہم آہنگی اور فلاح و بہبود کو فروغ دینا۔

معاشی ترقی کے حصول کے اقدامات

اقتصادی ترقی کو اپنے آپ میں ایک اختتام کے طور پر نہیں دیکھا جاتا، بلکہ سب کے لیے زیادہ سے زیادہ خوشحالی اور خوشی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ اقتصادی ترقی کے اسلامی تصور کے بنیادی اصولوں میں سے ایک سود پر مبنی لین دین یا ربا کی ممانعت ہے۔ اسلام تسلیم کرتا ہے کہ سود

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

پر مبنی لین دین معاشی عدم توازن پیدا کرتا ہے، غربت اور عدم مساوات کو بڑھاتا ہے اور مالی بحران کا باعث بن سکتا ہے۔ سود پر مبنی لین دین کی جگہ، اسلام رسک شیئرنگ اور منافع کی تقسیم کے انتظامات کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، جو معاشی لین دین میں انصاف اور عدل کو فروغ دیتے ہیں۔

1: سود کی ممانعت

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی ایسے شخص سے محبت نہیں رکھتا جو سخت ناشکرا، سخت گنہگار ہو۔[1]

دوسرے مقام پر فرمایا؛

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِىَ مِنَ الرِّبٰٓوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور سود میں سے جو باقی ہے چھوڑ دو، اگر تم مومن ہو۔[2]

2: ریاستی کردار

اقتصادی ترقی کے اسلامی تصور کا ایک اور اصول اقتصادی سرگرمیوں کو منظم کرنے میں ریاست کے کردار پر زور دینا ہے۔ اسلام اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ معاشی ترقی کے لیے ایک مستحکم اور پیش قیاسی ماحول کی ضرورت ہوتی ہے، جو صرف موثر حکمرانی اور ضابطے کے ذریعے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ریاست اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ذمہ دار ہے کہ معاشی سرگرمی منصفانہ اور اخلاقی طریقے سے چلائی جائے، اور بنیادی عوامی اشیا اور خدمات جیسے کہ تعلیم، صحت کی دیکھ بھال اور بنیادی ڈھانچے کی فراہمی کے لیے۔

حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُوتِيكُمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا أَمْنَعُكُمُوهُ إِنْ أَنَا إِلَّا خَازِنٌ أَضَعُ حَيْثُ أُمِرْتُ

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' میں تمہیں جو چیز بھی دیتا ہوں یا نہیں دیتا، تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں ایک خزانچی کی طرح ہوں، چیزوں کو وہیں رکھتا ہوں جہاں مجھے رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔''

نبی کریم ﷺ پوری امت اسلامیہ بلکہ بنی نوع انسان کے سید اور سردار ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو اللہ کی طرف سے خزانچی باور کرا رہے ہیں۔ تو اس کا مطلب ہے کہ ریاست کے وسائل حکمرانوں کی ملکیت نہیں ہوتے۔ ان کے خرچ کرنے میں وہ خود مختار نہیں ہوتے۔ بلکہ تمام شرکاء یعنی تمام بندوں کا ان میں حق ہوتا ہے۔ اور سب کو اس کے مطابق ان سے مستفید ہونے کا برابر موقع ملنا چاہیے۔ بلکہ جو نادار اور محتاج ہوں۔ ان کو زیادہ ملنا چاہیے۔ لیکن خلافت راشدہ کے بعد بادشاہت میں مسلمانوں کے وسائل کے استعمال میں حکمران زیادہ سے زیادہ خود مختار ہوتے گئے اور خزانے

[1] (سورۃ نمبر 2 البقرۃ: آیت نمبر 276)

[2] (سورۃ نمبر 2 البقرۃ، آیت نمبر 278)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

کو اپنے لئے شیر مادر سمجھنے لگے۔اور جس کسی کو کچھ دیتے تو استحقاق کی بنیاد پر نہیں بلکہ اپنے ساتھ وفاداری وغیرہ کی وجہ سے دیتے یہ خیانت کے مترادف ہے۔اور رسول اللہ ﷺ کے احکام کی خلاف ورزی ہے۔[3]

3:قدرتی وسائل کا ذمہ دارانہ استعمال

اس کے علاوہ اقتصادی ترقی کا اسلامی تصور ماحولیاتی پائیداری کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے۔اسلام قدرتی وسائل کے ذمہ دارانہ استعمال کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور ماحولیات، معیشت اور معاشرے کے باہمی ربط کو تسلیم کرتا ہے۔اقتصادی ترقی جو ماحول کو نقصان پہنچاتی ہے یا قدرتی وسائل کو ختم کرتی ہے اسے غیر پائیدار اور اسلام کی تعلیمات کے منافی سمجھا جاتا ہے۔

اسلام ہر معاملہ میں اعتدال کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا[4]

ترجمہ: ''اور ہم نے تم کو ایک معتدل امت بنایا''۔

شریعت اسلامی اس معتدل امت کیلئے مکمل نظام زندگی ہے اور بلا شبہ مکمل نظام زندگی پر مشتمل شریعت کیلئے یہ کسی طرح موزوں نہیں تھا کہ وہ زندگی کے اس مخصوص شعبے [معاشی نظام] یا اس کی معاشی اساسات کے بارے میں ہدایات جاری نہ کرے۔انہی اہم وجوہ کی بناء پر اکثر سلف صالحین، ائمہ، محدثین، فقہاء نے اس موضوع کو اپنی کتب میں تفصیلاً ذکر کیا ہے۔ سطح زمین اس میں وہ تمام قدرتی وسائل شامل ہیں جن پر انسان محنت کر کے اپنا گزر بسر کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

''وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ''[5]

'جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے''۔یعنی دنیا و مافیہا میں جو کچھ ہے وہ اصل میں اللہ ربّ العزت ہی کی ملکیت ہے

دوسری جگہ فرمایا:

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا[6]

وہی تو ہے جس نے زمین میں موجود ساری چیزیں تمہاری خاطر پیدا کیں'' ۔

یعنی تمام اشیاء کی خلقت کا مقصد بنی نوع انسان کی معاشی حیات کیلئے سبب فراہم کرنا ہے اور کوئی شئی فی حد ذاتہ کسی کی مملوکِ خاص نہیں جب ان سب کو سب کیلئے مباح کر دیا تو ان سے فائدہ حاصل کرنے میں انسانوں کے درمیان مزاحمت اور مناقشت شروع ہوئی تو پھر اس آیتِ مبارکہ سے راہنمائی کی کہ:

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ[7]

---

[3] (سنن ابی داؤد حدیث نمبر: 2949 ,کتاب: محصورات اراضی اور امارت سے متعلق احکام و مسائل ,باب: رعیت کے تعلق سے حاکم کے فرائض کا بیان اور یہ کہ وہ عوام کو ملنے سے گریز نہ کرے)

[4] (البقرۃ:143)

[5] (آل عمران:109)

[6] (البقرۃ:29)''

[7] (الانعام:165)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

”وہی تو ہے جس نے تمہیں زمین میں نائب بنایااور ایک کے مقابلے میں دوسرے کے درجے بلند کئے تاکہ جو کچھ اس نے تمہیں دے رکھا ہے اسی میں تمہاری آزمائش کرے“۔

ایک جگہ فرمایا:

آمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَأَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ [8]

” اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن میں اس نے تمہیں نمائندہ بنایا ہے“۔

ان تمام باتوں سے قدرتی وسائل کا خدا کی ملکیت ہونا اور ان کا موزوں استعمال انسان کی ذمہ داری ہونا واضح ہوتا ہے۔[9]

4: معاشی خوشحالی کا ہدف

سورۃ الفرقان کی آیت نمبر: 41 کی تفسیر کے زمن میں مفسر نے اس بات کو واضح کیا کہ اسلام کی ابتداء ہی میں رسول اللہ ص نے لوگوں کو معاشی خوشحالی کی ضمانت دی۔ چنانچہ وہ رقمطراز ہیں۔

"ان حالات کے باوجود نبی معظم (ﷺ) دوٹوک اور کھلے الفاظ میں اعلان کرتے کہ لوگو! لا الہ الا اللہ پڑھو اور اس کے تقاضے پورے کرو میں تمھیں معاشی خوشحالی، سیاسی اقتدار کی کامیابی اور دنیا و آخرت کی فلاح کی ضمانت دیتا ہوں۔ اس پر اہل مکہ آپ (ﷺ) کا استہزاء اڑاتے کہ یہ کس قدر ناعاقبت اندیش شخص ہے کہ خود ناکام ہونے کے باوجود لوگوں کو کامیابیوں کی ضمانت دیتا ہے۔ کفار یہ کہہ کر بھی آپ (ﷺ) کو مذاق کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے واقعی ہی کسی انقلاب کا ارادہ کیا ہے تو وہ انسان کی بجائے کسی مافوق الفطرۃ ہستی کو رسول منتخب کرتا۔ یا یہ حقیقتاً اللہ کا رسول ہوتا تو اسے دنیا کے وسائل سے سرفراز کیا جاتا۔ اس کی باتیں دیوانے کی بھڑ سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔

اسلام جس طرح دینی، روحانی اور اخلاقی ہدایات کا معلم ہے اسی طرح معاشی خوشحالی کا بھی داعی ہے اس لیے وہ مالی فوائد، تجارتی اور معاشی سرگرمیوں کو بڑی اہمیت دیتا ہے۔ چنانچہ قرآن حکیم اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بڑے شوق آفرین انداز میں خرید و فروخت کے ذریعے کسب مال اور معاشی خوشحالی کی ترغیب دی گئی ہے۔ قرآن حکیم نے متعدد مقامات پر تجارت کے ذریعے حاصل ہونے والے فوائد کو اللہ کا فضل قرار دیا ہے۔ حج کے معاشی اور تجارتی پہلو کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ﴾

”تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم (تجارت کے ذریعے) اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔ پھر جب تم عرفات سے واپس آؤ تو مشعر حرام (مزدلفہ میں ایک پہاڑی) کے پاس اللہ کو یاد کرو۔ اور اس کو اس طرح یاد کرو جس طرح اس نے تمھیں ہدایت کی ہے بلاشبہ اس سے پہلے تم ناواقف تھے۔“ حج کے دنوں میں جب سارے عرب سے لوگ مکہ مکرمہ میں حاضر ہوتے تو بازار مال تجارت سے بھر جاتے اور خرید و فروخت کا تانتا بندھا رہتا جیسا کہ آج کل بھی ہوتا ہے۔ بعض مسلمان احتیاط کے پیش نظر

[8](الحدید:7)

[9](جدید معیشت، تجارت مروجہ اسلامی بینکاری میزان شریعت میں خصوصی اشاعت, صفحہ نمبر: 361)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

دوران حج تجارت سے اجتناب کرتے تھے۔اللہ تعالیٰ نے ان کی غلط فہمی دور کرنے کے لیے یہ آیت نازل فرمائی۔رب کے فضل سے مراد یہاں تجارت اور کاروبار ہے یعنی دوران حج مالی، تجارتی اور معاشی فوائد حاصل کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے کیونکہ یہ اللہ کا فضل تلاش کرنے کے مترادف ہے بشرطیکہ حج کے مناسک متاثر نہ ہوں۔

قوموں کی معاشی خوشحالی کا تمام تر دارومدار تجارت ہی پر ہوتا ہے اور کسی قوم کی اقتصادی ترقی میں اس کا وہی کردار ہوتا ہے جو انسانی جسم میں خون کا ہے اس لیے قرآن حکیم میں نماز جمعہ کے بعد فارغ بیٹھنے کی بجائے تجارت کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

﴿ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾

"پھر جب نمازی پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تاکہ تم فلاح پاجاؤ۔"

یہاں بھی اللہ کا فضل تلاش کرو سے مراد کسب مال ہے جس میں خرید و فروخت بھی شامل ہے گویا تجارت محض دنیاوی کام نہیں جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں بلکہ یہ اللہ کا فضل تلاش کرنے کے مترادف ہے۔اس کا مطلب یہی ہے کہ اگر کاروبار میں اسلامی احکام کو ملحوظ رکھا جائے تو یہ کاروبار بھی اللہ کے قرب کا ذریعہ بن جاتا ہے۔اس کے علاوہ قرآن حکیم میں دوسرے مقامات پر بھی تجارت اور مال کو اللہ کے فضل سے تعبیر کیا گیا ہے۔[10]

5: سماجی انصاف

مجموعی طور پر، اقتصادی ترقی کا اسلامی تصور معاشی خوشحالی کی اہمیت پر زور دیتا ہے جو سماجی انصاف، ماحولیاتی پائیداری اور اخلاقی طرز عمل کے ساتھ متوازن ہے۔ یہ تسلیم کرتا ہے کہ معاشی ترقی وسیع تر سماجی اہداف کو حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے اور اسے اس طریقے سے آگے بڑھایا جانا چاہیے جو اسلام کے اصولوں اور اقدار سے ہم آہنگ ہو۔اس نقطہ نظر کو اپنا کر اسلامی ممالک اور کمیونٹیز ایسی اقتصادی خوشحالی حاصل کر سکتے ہیں جو پائیدار، جامع اور منصفانہ ہو۔

معاشی ترقی کے جدید تصور کے معیار کا جائزہ

یہاں ایک موثر مالیاتی پالیسی کی تلاش کرتا ہے جو ترقی پذیر ممالک میں زیادہ سے زیادہ ترقی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے جہاں انسانی سرمایہ جمع کرنا معاشی ترقی کا ایک انجن ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ایک ایسی حد موجود ہے جہاں مالیاتی پالیسی معاشی ترقی کے لیے نقصان دہ ہو جاتی ہے اور جب تک یہ حاصل نہیں ہو جاتی، مالیاتی پالیسی اقتصادی ترقی کو بڑھانے کے لیے طاقتور ہوتی ہے بصورت دیگر، بہترین مالیاتی پالیسی کے ذریعے علم میں اضافے کی پالیسی ترقی کے امکانات کو روک سکتی ہے۔درحقیقت، مطالعہ کے نتائج نمو اور مالیاتی پالیسی کے درمیان تعلق کے لٹریچر میں پائے جانے والوں میں شامل ہوتے ہیں جہاں وہ حد عبور کرنے کے بعد مخالف سمت میں حرکت کرتے ہیں۔ نتیجتاً، مطالعہ ترقیاتی اقتصادیات کے ہدف میں مالیاتی پالیسی کی حدود کو نمایاں کرتا ہے۔

تجزیہ کی سائنسی شراکت: کئی پہلوؤں پر مشتمل ہے جو کہ ترقیاتی مطالعہ میں endogenous نمو کے ماڈلز میں مالیاتی پالیسی کا تعارف۔ یہ ترقی پر بحث کو وسعت دیتا ہے حالانکہ فنڈز کی فراہمی کے پہلو میں انسانی سرمائے میں اضافے کے امکانات ہوتے ہیں۔اس طرح انسانی سرمائے کی معاونت کے عمل میں پرہیزگاری کے ذریعے معیار میں اضافے کے لیے بچوں کے انتخاب میں مقدار میں کمی کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔

---

[10](معیشت و تجارت کے اسلامی احکام۔ صفحہ نمبر: 20)

مالیاتی ترقی کے ساتھ معاشی ترقی کا ماڈل

1: صارف کا برتاؤ

صارفین کے رویے سے مراد افراد اور گھرانوں کی طرف سے سامان اور خدمات کی خریداری کے دوران کیے گئے اقدامات اور فیصلے ہیں۔ یہ مختلف عوامل سے متاثر ہوتا ہے جیسے ذاتی ترجیحات، آمدنی، قیمتیں، اور اشتہار۔ اقتصادی ترقی کے تناظر میں، صارفین کا رویہ ترقی کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ چونکہ افراد اور گھرانے اپنی آمدنی سامان اور خدمات پر خرچ کرتے ہیں، وہ ان مصنوعات کی مانگ پیدا کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں معیشت میں پیداوار اور سرمایہ کاری ہوتی ہے۔ اقتصادی ترقی صارفین کے رویے کو بھی متاثر کرتی ہے۔ جیسے جیسے معیشت ترقی کرتی ہے اور زیادہ خوشحال ہوتی ہے، افراد اور گھرانوں کے پاس زیادہ قابل استعمال آمدنی ہو سکتی ہے، جس سے اخراجات اور کھپت میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ، جیسے جیسے معیشت ترقی کرتی ہے، افراد بھی بطور صارف اپنے حقوق کے بارے میں زیادہ آگاہ ہو سکتے ہیں اور بہتر معیار کی مصنوعات اور خدمات کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔

مجموعی طور پر، صارفین کے رویے اور اقتصادی ترقی ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور باہمی طور پر تقویت دیتے ہیں۔ صارفین کے رویے کو سمجھ کر، پالیسی ساز اور کاروباری ادارے ایسی پالیسیاں اور مصنوعات بنا سکتے ہیں جو اقتصادی ترقی کو فروغ دیتے ہیں، جبکہ صارفین کی ضروریات اور ترجیحات کو بھی پورا کرتے ہیں۔[11]

2: انسانی سرمائے کے ارتقاء کا قانون

انسانی سرمائے کے ارتقاء کا قانون معاشیات میں ایک تصور ہے جو یہ بتاتا ہے کہ کس طرح انسانی سرمائے میں سرمایہ کاری، یا لوگوں کی مہارت، علم اور صلاحیتیں معاشی ترقی کا باعث بن سکتی ہیں۔ تحریک کا قانون بتاتا ہے کہ انسانی سرمائے میں سرمایہ کاری میں اضافہ معاشی پیداوار اور پیداواری صلاحیت میں اضافے کا باعث بنے گا۔ حرکت کے قانون کو تین اہم اجزاء میں تقسیم کیا جا سکتا ہے: جمع، فرسودگی، اور اضافہ۔

جمع: اس سے مراد انسانی سرمائے میں سرمایہ کاری کا عمل ہے، جیسے تعلیم اور تربیتی پروگراموں کے ذریعے، جو افرادی قوت کی مہارت اور علم کی سطح کو بڑھاتا ہے۔ جیسے جیسے انسانی سرمائے کی سطح میں اضافہ ہوتا ہے، اقتصادی ترقی اور ترقی کے امکانات بھی بڑھتے ہیں۔

فرسودگی: وقت گزرنے کے ساتھ، مختلف عوامل جیسے کہ تکنیکی ترقی اور معیشت میں تبدیلیوں کی وجہ سے انسانی سرمائے کی قدر میں کمی ہو سکتی ہے یا قیمت کھو سکتی ہے۔ لہذا، انسانی سرمائے کی قدر کو برقرار رکھنے اور بہتر بنانے کے لیے اس میں سرمایہ کاری جاری رکھنا ضروری ہے۔

اضافہ: اس سے مراد افرادی قوت کی مہارت اور علم میں مسلسل بہتری ہے۔ جاری تعلیم اور تربیت کے ذریعے، افراد تکنیکی ترقی اور معیشت میں ہونے والی تبدیلیوں کو برقرار رکھ سکتے ہیں، جس سے انسانی سرمائے کی قدر کو برقرار رکھنے اور بڑھانے میں مدد ملتی ہے۔

---

[11] Diana Loubaki ,THE MODERN THEORY OF ECONOMIC DEVELOPMENT, International Journal of Economics, Business and Management Research Vol. 1, No. 02; 2017 ISSN: 2456 -7760 page 5

حرف و سخن HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

انسانی سرمائے کے ارتقاء کا قانون یہ بتاتا ہے کہ تعلیم اور تربیتی پروگراموں میں سرمایہ کاری زیادہ پیداواری صلاحیت، معاشی پیداوار میں اضافہ، اور مجموعی طور پر افراد اور معاشرے کے لیے معیار زندگی کو بہتر بنا سکتی ہے۔ لہذا، پالیسی سازوں کو اقتصادی ترقی اور ترقی کو فروغ دینے کے ایک ذریعہ کے طور پر انسانی سرمائے میں سرمایہ کاری کو ترجیح دینی چاہیے۔[12]

3: تجارتی اداروں کا رویہ

فرم کے رویے" سے مراد وہ اعمال اور فیصلے ہیں جو ایک کاروباری تنظیم اپنے اہداف اور مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے کیے جاتے ہیں۔ یہ ایک پیچیدہ اور کثیر جہتی تصور ہے جس میں کاروباری کارروائیوں کے مختلف پہلوؤں جیسے پیداوار، مارکیٹنگ، مالیات اور انسانی وسائل کے انتظام.[13]

4: فزیکل کیپیٹل physical capital کی تحریک کا قانون

فزیکل کیپیٹل physical capital کی تحریک کا قانون معاشیات میں ایک تصور ہے جو یہ بیان کرتا ہے کہ کس طرح فزیکل کیپیٹل کا ذخیرہ (جیسے عمارتیں، مشینری اور سامان) معیشت میں وقت کے ساتھ تبدیل ہوتا ہے۔ تحریک کا قانون کہتا ہے کہ کسی بھی دور میں طبعی سرمائے کے اسٹاک میں تبدیلی سرمایہ کاری اور فرسودگی کے درمیان فرق کے برابر ہے۔[14]

5: اچھی پیداواری مارکیٹ کا توازن

معاشیات میں، مارکیٹ کا توازن اس وقت پیدا ہوتا ہے جب کسی ایسی چیز کی مقدار جو پروڈیوسر فراہم کرنے کے لیے تیار ہوتے ہیں، اس مقدار کے برابر ہوتی ہے جسے صارفین ایک خاص قیمت پر خریدنے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ جب مارکیٹ توازن میں ہوتی ہے تو قیمتوں میں تبدیلی کا کوئی رجحان نہیں ہوتا ہے۔[15]

6: حکومتی بجٹ کی پابندی

حکومتی بجٹ کی رکاوٹ ایک بنیادی معاشی تصور ہے جو حکومت کے اخراجات اور محصول کے درمیان تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ حکومت کا بجٹ خسارہ (آمدنی سے زیادہ اخراجات) حکومت کے قرضوں میں اضافے اور رقم کی فراہمی میں اضافے کی رقم کے برابر ہے۔

حکومتی بجٹ کی رکاوٹ پالیسی سازوں کے لیے اپنی مالیاتی پالیسی کی پائیداری کا اندازہ لگانے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ یہ اخراجات کی ترجیحات اور ریونیو بڑھانے کے اقدامات کے درمیان تجارت کو نمایاں کرتا ہے، اور اس بات کو یقینی بنانے میں مدد کرتا ہے کہ معیشت کو غیر مستحکم کیے بغیر حکومت کی مالی ذمہ داریوں کو پورا کیا جائے۔[16]

---

[12] Diana Loubaki ,THE MODERN THEORY OF ECONOMIC DEVELOPMENT, International Journal of Economics, Business and Management Research Vol. 1, No. 02; 2017 ISSN: 2456 -7760 page 6

[13] Ibid page 7

[14] Ibid page 8

[15] Diana Loubaki ,THE MODERN THEORY OF ECONOMIC DEVELOPMENT,page 9

[16] Ibid: page: 10

جدید معاشی تصورات کے عمومی رجحان

معاشی ترقی کا جدید تصور معاشی ترقی کے مغربی اور اسلامی تصورات کی بنیادوں پر استوار ہے، لیکن اس میں نئے خیالات اور نقطہ نظر شامل کیے گئے ہیں جو عالمی معیشت کی بدلتی ہوئی حقیقتوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ اگرچہ معاشی ترقی ایک اہم ہدف بنی ہوئی ہے، معاشی ترقی کا جدید تصور اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ معاشی خوشحالی کو اس طریقے سے حاصل کیا جانا چاہیے جو پائیدار، جامع اور مساوی ہو۔

1: تکنیکی ترقی

معاشی ترقی کے جدید تصور کی اہم خصوصیات میں سے ایک جدت اور تکنیکی ترقی کی اہمیت کو تسلیم کرنا ہے۔ تیزی سے بدلتی ہوئی عالمی معیشت میں، جدت طرازی اور تکنیکی ترقی پیداواری ترقی کو آگے بڑھانے اور معاشی ترقی کے نئے مواقع پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے۔ اقتصادی ترقی کا جدید تصور جدت اور تکنیکی ترقی کو فروغ دینے کے لیے تحقیق اور ترقی، تعلیم اور بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔

2: سماجی و ماحولیاتی پائیداری

معاشی ترقی کے جدید تصور کی ایک اور خصوصیت سماجی اور ماحولیاتی پائیداری کی اہمیت کو تسلیم کرنا ہے۔ سماجی اور ماحولیاتی پائیداری کی قیمت پر حاصل ہونے والی اقتصادی ترقی کو غیر پائیدار کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ معاشی ترقی کا جدید تصور معاشی خوشحالی کو اس طریقے سے حاصل کرنے کی ضرورت پر زور دیتا ہے جو سماجی انصاف پسندی اور ماحولیاتی پائیداری کے اصولوں سے ہم آہنگ ہو۔

3: عالمگیر تجارت پر زور

معاشی ترقی کا جدید تصور معاشی ترقی کو فروغ دینے میں عالمگیریت اور بین الاقوامی تجارت کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے۔ جدید عالمی معیشت ایک دوسرے سے جڑے ہوئے اور ایک دوسرے پر انحصار میں اضافے کی خصوصیت رکھتی ہے، اور معاشی ترقی کا جدید تصور مشترکہ معاشی اہداف کے حصول کے لیے ممالک کو بین الاقوامی تجارت اور تعاون میں منسلک ہونے کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔

مجموعی طور پر، معاشی ترقی کا جدید تصور معاشی ترقی کے مغربی اور اسلامی تصورات دونوں کی طرف سے رکھی گئی بنیادوں پر استوار ہے، لیکن اس میں نئے خیالات اور نقطہ نظر کو شامل کیا گیا ہے جو عالمی معیشت کی بدلتی ہوئی حقیقتوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ یہ پائیدار، جامع اور مساوی اقتصادی خوشحالی کے حصول کے لیے جدت اور تکنیکی ترقی، سماجی اور ماحولیاتی پائیداری، اور عالمگیریت اور بین الاقوامی تجارت کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے۔ اس نقطہ نظر کو اپنانے سے، ممالک اور کمیونٹیز معاشی ترقی حاصل کر سکتے ہیں جو معاشرے کے تمام افراد کو فائدہ پہنچاتے ہیں اور آنے والی نسلوں کے لیے ایک بہتر دنیا میں حصہ ڈالتے ہیں۔

اسلامی و جدید معاشی ترقی کے تصورات کا تقابلی جائزہ

معاشی ترقی کسی بھی معاشرے کا ایک اہم پہلو ہے، اور یہ قوموں کی ترقی کے لیے ضروری ہے۔ معاشی ترقی وقت کے ساتھ سامان اور خدمات کی پیداوار میں اضافے کا عمل ہے، جس کے نتیجے میں لوگوں کی آمدنی میں اضافہ اور معیار زندگی میں بہتری آتی ہے۔ معاشی ترقی کے اسلامی اور جدید تصورات میں کئی طریقوں سے فرق ہے، بشمول ان کے مقاصد، اقدار اور نقطہ نظر۔ یہاں ہم معاشی ترقی کے اسلامی اور جدید تصورات کا موازنہ کریں گے۔

1: معاشی ترقی کے اصولوں میں تقابل

معاشی ترقی کا اسلامی تصور قرآن و سنت کے اصولوں پر مبنی ہے۔ قرآن و سنت معاشی ترقی کو فروغ دیتے ہیں جو عدل، انصاف اور مساوات پر مبنی ہو۔ اسلامی اصولوں کے مطابق معاشی ترقی سے معاشرے کے تمام افراد کو فائدہ پہنچنا چاہیے نہ کہ صرف چند مراعات یافتہ افراد۔ معاشی ترقی کا اسلامی تصور سماجی بہبود کی اہمیت پر زور دیتا ہے، بشمول تعلیم، صحت کی دیکھ بھال اور دیگر بنیادی ضروریات تک رسائی۔

اس کے برعکس معاشی ترقی کا جدید تصور سرمایہ داری کے اصولوں اور مارکیٹ پر مبنی پالیسیوں پر مبنی ہے۔ معاشی ترقی کا جدید تصور معاشی کارکردگی، مسابقت اور زیادہ سے زیادہ منافع پر زور دیتا ہے۔ معاشی ترقی کے لیے جدید نقطہ نظر سماجی بہبود پر معاشی ترقی کو ترجیح دیتا ہے، جو اکثر عدم مساوات اور سماجی ناانصافی کا باعث بنتا ہے۔

2: اجتماعی نظام عمل

معاشی ترقی کا اسلامی تصور شوریٰ کے اصول پر مبنی ہے جو کہ مشاورت اور اجتماعی فیصلہ سازی ہے۔ معاشی ترقی کے اسلامی تصور میں، فیصلہ سازی کو مرکزیت دی گئی ہے، اور کمیونٹیز کو ایسے معاشی فیصلے کرنے کا اختیار دیا گیا ہے جو معاشرے کے بہترین مفاد میں ہوں۔ دوسری طرف معاشی ترقی کا جدید تصور زیادہ مرکزیت کا حامل ہے، فیصلہ سازی کی طاقت چند افراد یا تنظیموں کے ہاتھوں میں مرکوز ہے۔

3: اخلاقیات واقدار کی اہمیت

معاشی ترقی کا اسلامی تصور معاشی سرگرمیوں میں اخلاقیات اور اقدار کی اہمیت کو بھی فروغ دیتا ہے۔ اسلامی اصول معاشی سرگرمیوں میں ایمانداری، دیانتداری اور جوابدہی کی اہمیت پر زور دیتے ہیں۔ معاشی ترقی کے اسلامی تصور میں معاشی سرگرمیاں اس طریقے سے چلائی جانی چاہئیں جو اسلامی اقدار اور اصولوں کے مطابق ہوں۔ دوسری طرف معاشی ترقی کا جدید تصور اخلاقیات اور اقدار پر زیادہ سے زیادہ منافع کو ترجیح دیتا ہے۔

4: فنانسنگ کا نقطہ نظر

معاشی ترقی کے اسلامی اور جدید تصورات کے درمیان ایک اور فرق فنانسنگ کے لیے ان کا نقطہ نظر ہے۔ اسلامی فنانسنگ نفع و نقصان کی تقسیم کے اصولوں پر مبنی ہے۔ اسلامی فنانسنگ میں، سرمایہ کاری مساوات اور انصاف کے اصولوں پر کی جاتی ہے، اور سرمایہ کار منافع اور نقصان دونوں میں شریک ہوتے ہیں۔ دوسری طرف اقتصادی ترقی کا جدید تصور قرض کی مالی اعانت پر مبنی ہے، جہاں سرمایہ کار ایک مقررہ شرح سود کے عوض کاروباروں کو قرض دیتے ہیں۔

خلاصہ کلام

آخر میں، اس مطالعہ نے اسلامی نقطہ نظر کے فریم ورک کے اندر عصری معاشی ترقی کا ایک تنقیدی جائزہ لیا ہے۔ جدید معیارات اور توجہ کے خصوصی شعبوں کے تجزیے کے ذریعے، اس نے اقتصادی ترقی اور اسلامی اقدار کے درمیان تعلق کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے، جس سے دونوں تمثیلوں کے درمیان مطابقت اور انحراف کی بصیرت پیش کی گئی ہے۔ پوری گفتگو کے دوران، یہ واضح ہو گیا کہ اگرچہ اقتصادی ترقی کے جدید معیارات اکثر کارکردگی، نمو اور مارکیٹ کے طریقہ کار کو ترجیح دیتے ہیں، لیکن وہ کبھی کبھی وسیع تر اخلاقی تحفظات اور سماجی بہبود کے تقاضوں کو پورا کرنے میں ناکام ہو سکتے ہیں۔ اس کے برعکس، اسلامی اصول انصاف، مساوات، اور وسائل کی منصفانہ تقسیم پر زور دیتے ہیں، جو سماجی و اقتصادی ترقی کے لیے ایک جامع فریم ورک فراہم کرتے ہیں جو محض مادی دولت جمع کرنے سے بالاتر ہے۔ اقتصادی ترقی کے اندر خصوصی شعبوں کی جانچ جیسے فنانس، تجارت، اور کاروباری، اسلامی اصولوں کے ساتھ ہم آہنگی اور انحراف کے دونوں شعبوں کو ظاہر کرتی ہے۔ اگرچہ ان شعبوں میں کچھ طرز عمل اسلامی تعلیمات کے ساتھ قریب سے ہم آہنگ ہیں، دوسروں کو اخلاقی اصولوں اور اقدار پر بہتر طریقے سے عمل پیرا

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

ہونے کے لیے موافقت یا اصلاح کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ مزید برآں، تقابلی تجزیے نے متنوع اقتصادی تناظر کے درمیان مکالمے اور ترکیب کی اہمیت کو اجاگر کیا، جس میں باہمی افزودگی اور نظریات کی کراس فرٹیلائزیشن کی صلاحیت کو تسلیم کیا گیا۔ تعمیری گفتگو اور بین الضابطہ تعاون میں شامل ہو کر، پالیسی ساز، ماہرین اقتصادیات، اور اسکالرز مزید جامع اور پائیدار اقتصادی ماڈلز تیار کرنے کے لیے کام کر سکتے ہیں جو اسلامی اخلاقیات سے مطابقت رکھتے ہوں اور عصری عالمی چیلنجوں سے بھی نمٹ سکیں۔ خلاصہ یہ کہ یہ مطالعہ معاشی ترقی کے لیے ایک جامع نقطہ نظر کی وکالت کرتا ہے جو اخلاقی تحفظات، سماجی انصاف کے اصولوں اور اسلامی اقدار کو مرکزی دھارے میں شامل اقتصادی گفتگو میں شامل کرتا ہے۔ معاشی فکر میں تنوع اور تکثیریت کو اپنانے سے، معاشرے اسلام کی لازوال تعلیمات کے مطابق سب کے لیے زیادہ سے زیادہ ہم آہنگی، مساوات اور خوشحالی کو فروغ دینے کی کوشش کر سکتے ہیں۔